واعظ الجمعہ

دینی تعلیم کی اَہمیت

اور

مدارسِ اسلامیہ کا کردار

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورہ قادری

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

دینی تعلیم وتربیت کی اہمیت اور مدارسِ اسلامیہ کا کردار

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

دینی تعلیم وتربیت کی اہمیت اور مدارسِ اسلامیہ کا کردار

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

دینی تعلیم وتربیت کی اہمیت

برادرانِ اسلام! اللہ تعالی سارے جہانوں کا خالق اور پروَردگار ہے، تمام مخلوقات کا وُجود اسی کے حکم سے ہے، وہی بہتر جانتا ہے کہ مخلوق کا نفع کس میں ہے، اور اس کے لیے نقصان دہ اُمور کون کون سے ہیں! اس ذاتِ پاک نے اپنی مخلوقات میں سے انسان وجنّات کو ایمان واَحکام کا پابند کیا، پھر اس مخلوق کی رَہنمائی کے لیے دستورِ حیات قرآنِ کریم نازل فرمایا۔

پھر یہ بھی ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ اس کلامِ ربّانی کے راز، حکمتیں اور مراد معلوم کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، چنانچہ اسے سمجھانے کے لیے حضور نبئ کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا، آپ ﷺ نے زندگی گزارنے، دینی ودُنیوی ترقیاں حاصل کرنے، اور آخرت سنوارنے کے زرّیں اُصول سمجھائے، لہذا اگر انہی اُصول کو پیشِ نظر

رکھ کر زندگی بسر کی جائے، تو کامیابیاں اور کامرانیاں ضرور حاصل ہوتی ہیں، اور اگر ان اُصول سے رُوگردانی کر کے زندگی گزاری جائے، تو دنیا وآخرت دونوں برباد ہو جاتے ہیں۔ آج انہی اُصول کو سیکھنے، سکھانے اور اپنانے کی ضرورت ہے، اور یہ سب کچھ مدارسِ اسلامیہ ہی سے حاصل ہو سکتا ہے!۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ان درس گاہوں میں اپنے بچوں کو دینی تعلیم سے رُوشناس کرانے کے لیے داخل کرائیں؛ تاکہ ہماری اولاد قرآن وحدیث اور فقہِ اسلامی کی تعلیم سے آراستہ ہو کر، ہمارے مُعاشرے کے اچھے اور باکردار انسان، مسلمان اور ہماری دنیا کی بہتری اور آخرت میں سُرخروئی کا سامان بن سکیں۔

دینی وعصری تعلیم میں باہمی فرق

عزیزانِ محترم! عصری تعلیم کی اہمیت وضرورت سے انکار ہرگز نہیں، لیکن مدارِس کے طلبہ اور کالجز (Colleges) اور یونیورسٹیز (Universities) کے طلباء وطالبات کے درمیان فرق معروف ہے۔ تعلیم انسان کے لیے بے حد ضروری ہے، حکماء کے بقول بغیر تعلیم کے انسان انسان ہی نہیں (یعنی کچھ بھی نہیں) لہٰذا پوری دنیا میں دو ۲ قسم کی تعلیم رائج ہے: ایک دینی تعلیم، اور دوسری عصری تعلیم۔

دینی تعلیم مدارِس اسلامیہ میں دی جاتی ہے، جبکہ عصری تعلیم اسکول، کالج (Colleges) اور یونیورسٹیز (Universities) میں دی جاتی ہے۔ آج جب ہم اپنے بچوں کا ایڈمیشن (Admission) اسکول میں کراتے ہیں، تو کئی طرح کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، خاص طَور پر ماہانہ فیس کا سن کر تو دل دھک سے بیٹھ ہی جاتا ہے، مہنگائی کے اس زمانے میں اتنی بھاری فیس کا سوچ کر بہت سے لوگ تو

بچوں کا ایڈمیشن (Admission) کروانے کی ہمت ہی نہیں کر پاتے، یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے مُعاشرے میں کم تعلیم یافتہ، یاناخواندہ افراد کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہاہے۔

ان تمام تر مشکلات کے باوُجود بھی بہت سے لوگ دل پر پتھر رکھ کر، اپنے بچوں کا داخلہ اسکول میں کروا ہی لیتے ہیں، مگر وہاں سے فراغت کے بعد کئی لوگ دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں؛ کیونکہ اکثر اسکول، کالجوں (Colleges) میں صرف پڑھائی کے نام پر رقم بٹور لی جاتی ہے، بچوں کو مغربی کلچر (Western Culture) کا دِلدادہ بنانے پر پورا زور ہوتا ہے، جبکہ والدین اور بیوی بچوں کے حقوق سے انہیں ناآشنا رکھا جاتا ہے، اسی لیے جن لوگوں نے صرف اسکول کالج سے فراغت پائی، اور دینی تعلیم سے کوئی سروکار نہ رکھا، اکثر اُن کے والدین اپنی ضعیفی میں بہت پریشانی اور نَدامت اٹھاتے ہیں!!۔

جبکہ اس کے برعکس کئی مدارِس اسلامیہ میں بچوں کو دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں، نتیجۃً آج سینکڑوں کی تعداد میں مدارس سے فارغ التحصیل طلباء، سرکاری اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

دینی تعلیم وتربیت کا انفرادی پہلو

حضراتِ گرامی قدر! دینی مدارس میں انہیں آداب واَخلاقِ زندگی سکھائے جاتے ہیں، محبت، اُخوّت، بھائی چارگی کا پیغام دیا جاتا ہے، کامیاب زندگی گزارنے کے اُصول سکھائے جاتے ہیں، وطن سے محبت کا پیغام دیا جاتا ہے۔ ملک وقوم اور اسلامی اَقدار کے تحفُظ کے لیے مدارس کے طلبہ اپنی جان، مال اور وقت جیسی قیمتی چیزیں بھی قربان کرتے ہیں، مگر ملک وملّت سے غداری نہیں کرتے؛ کیونکہ ہر طالبِ علم دین کو یہ باتیں اچھی طرح ذہن نشین کرائی جاتی ہیں کہ وطن سے محبت بھی ان کا قومی وملّی فریضہ ہے۔

انہی مدارِس اسلامیہ سے ہمیں دینِ اسلام کی اہم ترین عبادت نماز کی باجماعت ادائیگی کے لیے مساجد کے ائمہ، دینِ متین کی صحیح تعلیمات سے رُوشناس کرانے کے لیے علماء وخطباء، نکاح کی سنّت کی ادائیگی کے لیے انہی میں سے نکاح خواں، ہماری اولاد کی دینی واَخلاقی تعلیم وتربیت کے لیے معلّمین ومدرّسین اور ہمارے پیش آمدہ دینی مسائل کے حل کے لیے درست رَہنمائی کرنے والے مفتیانِ کرام مہیا ہوتے ہیں۔

دینی مدارِس کا فلاحی کردار

عزیزانِ محترم! دینی مدارِس جہاں اسلام کے قلعے، ہدایت کے سرچشمے، دین کی پناہ گاہیں، اور اِشاعتِ دین کا بہت بڑا ذریعہ ہیں، وہیں یہ دنیا کی سب سے بڑی حقیقی طَور پر "این جی اوز" (NGOs) بھی ہیں، جو لاکھوں طلبہ وطالبات کو بلامُعاوضہ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ، انہیں رہائش وخوراک اور مفت طبّی سُہولیات بھی فراہم کرتے ہیں۔ انہی دینی مدارس نے ہر دَور میں، تمام تر مَصائب ومشکلات، پابندیوں اور مخالفتوں کے باوُجود، کسی نہ کسی صورت میں اپنا وُجود اور مقام برقرار رکھتے ہوئے، دینِ اسلام کے تحفُّظ اور اس کی بقاء میں اپنا اہم ترین کردار ادا کیا ہے۔

دینی مدارِس اور ہمارا طرزِ عمل

حضراتِ ذی وقار! ہم میں سے اکثر لوگوں کا رویہ، اسلام کے ان قلعوں کے ساتھ جُزوی اور رسمی طَور پر، اِمداد بصورتِ زکات وفطرہ یا دیگر عطیات اور قربانی کی کھالوں کی صورت میں، احسان جتلانے کے انداز میں ہوتا ہے، جو کہ کسی بھی طرح قابلِ ستائش نہیں! اور پھر ہم میں سے بعض لوگوں کی طرف سے ان پر طعن وتشنیع کہ "ہماری زکات وفطرہ اور دیگر عطیات وخیرات پر پلنے والے، ہمیں کیا دِین سکھائیں

گے! ہمیں دِین کی معلومات دیگر ذرائع سے حاصل ہو جاتی ہے، جو ہمارے لیے کافی ہے!" حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ جس طرح ہم کالج ویونیورسٹی (College and University) میں اپنے ذہین فطین بچوں کو تعلیم دِلواتے ہیں، اسی طرح ان مدارس میں بھی اپنی اولاد میں سے کم از کم ایک بچہ یا بچی، کامل طَور پر وقف کریں، جو مکمل دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد، ہمارے گھر، خاندان، محلے والوں، بلکہ پورے مُعاشرے کی کامل دینی رَہنمائی کرسکے، اور ہماری دینی ودنیوی کامیابی وکامرانی کا باعث بنے!!۔

دینی مدارِس کے ساتھ تعاوُن

میرے محترم بھائیو! جس طرح اولاد کی عصری تعلیم کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہم خطیر رُقوم خرچ کرکے، انہیں دنیوی علوم وفنون کا ماہر بنانے کی تمام تر کوششیں کر ڈالتے ہیں، اسی طرح ان مدارِس اسلامیہ کو بھی صرف زکات وفطرہ یا خیرات وصدَقات کے ذریعے اِمداد فراہم نہ کریں، بلکہ مستقل بنیادوں اور باقاعدہ طور پر اپنی حیثیت وآمدنی کے اعتبار سے، اس کا کچھ فیصد مختص کرکے انہیں فراہم کریں، اور اس تعاوُن کو اہلِ مدارس پر احسان نہیں، بلکہ اپنے لیے بہت بڑی سعادتمندی اور شرف کا باعث سمجھیں؛ کہ اللہ تعالی نے ان وارثینِ انبیاء کی خدمت کا ہمیں اس طَور پر جذبہ عطا فرمایا، جس پر ہم رب تعالی کے شکرگزار ہیں؛ تاکہ کسی کو طعن وتشنیع کا موقع نہ ملے، اور ان مدارِس میں بھی غریب بچوں کے علاوہ، متوسط بلکہ اعلی تعلیم یافتہ لوگوں کی اَولاد بھی زیورِ علم دین سے آراستہ ہوکر، باوقار انداز سے دینِ متین کی بھرپور خدمات انجام دے سکیں۔

نیا تعلیمی سال اور دینی مدارِس کے طلباء کی ذمّہ داری

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! تقریبًا دو ۲ ماہ کی طویل تعطیلات کے بعد، مدارسِ اسلامیہ کی تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز ہو رہا ہے، ہر طرف نئے داخلوں کی گہما گہمی ہے، بہت سے اداروں میں تو باقاعدہ تعلیم شروع بھی ہو چکی ہے، مختلف اَضلاع اور اَطراف واَکناف سے علم کے طلبگار ان مدارس کا رُخ کر رہے ہیں، مدارسِ اسلامیہ ملک وملّت بلکہ انسانیت کی تقدیر بدلنے میں کیا کچھ کردار ادا کرسکتے ہیں؟ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں! ہمارے مُعاشرہ میں مدرسہ کی بڑی اہمیت ہے، تاہم ایسا طاقتور، مستحکم، تعلیم وتربیت سے لبریز، اور تعمیرِ انسانیت سے بھرپور مدرسہ اینٹ وپتھریا در ودیوار کا نام نہیں، مدارِس کا وُجود اور ان کی قوّتِ تاثیر، ان میں تیار ہونے والے افراد سے وابستہ ہے!۔

انسانی زندگی میں مدارسِ اسلامیہ کے کردار کا نتیجہ اس بات پر منحصر ہے، کہ وہ کس قسم کے افراد کو نسلِ انسانی کی تعمیر وترقی کے لیے مہیا کر رہے ہیں! مدارس سے علم کی رَوشنی حاصل کرکے فراغت پانے والے طلبہ، زندگی کے اس موڑ پر کھڑے ہوتے ہیں، جہاں انسانیت کی ڈُوبتی کشتی کو ساحل سے لگانے کی تمام تر ذمّہ داری انہی کے کندھوں پر آپڑتی ہے؛ کہ وراثتِ نبوی ﷺ کے حق کی ادائیگی وہ عظیم ذمّہ داری ہے، جس کے تصوُر سے بدن پر رعشہ طاری ہونے لگتا ہے! اس ذمّہ داری کو ہر دَور اور اپنی اپنی اَقوام میں حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام انجام دیتے رہے، طالبانِ علومِ نبوّت دراصل اسی منہج کے امین ومُحافِظ ہیں، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارثین کو اس عظیم ذمّہ داری کی صحیح طَور پر انجام دہی کے لیے کن ظاہری وباطنی عمدہ صلاحیتوں اور کمالات کی ضرورت ہے، اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں، ان صلاحیتوں کو مختصر الفاظ میں علم وعمل

کے کمال سے تعبیر کیا جاسکتا ہے! ایک طرف طالبانِ علومِ نبوّت کی یہ عظیم ذمّہ داری اور اس کے لیے مطلوب صلاحیتوں کی ضرورت ہے، تو دوسری طرف طلبۂ مدارِس کا افسوس ناک علمی وعملی اِنحطاط ہے! علم وعمل کے اس روز اَفزوں اِنحطاط کے سلسلہ میں ایسا نہیں کہ ہمارے ذمّہ دارانِ مدارِس فکر مند نہیں، انہیں تو ہمیشہ یہ فکر دامن گیر رہتی ہے کہ علمی وعملی معیار میں زیادہ سے زیادہ بہتری لائی جائے! لیکن ان کی یہ فکر مندی اور ساری جدوجہد اسی وقت ثمر آوَر ثابت ہوگی، جب ان مدارس میں تعلیم حاصل کرنے طلباء بھی حصولِ علم کے سلسلہ میں اپنی ذمّہ داریوں کو کامل طَور پر محسوس کریں! اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو برُوئے کار لاتے ہوئے، محنت وجانفشانی کے ساتھ حصولِ علم اور ان کے نتیجے میں حاصل ہونے والی تعلیماتِ اسلامیہ پر عمل کرتے ہوئے، وارثینِ انبیاء علیہم السلام کہلانے کے صحیح حقدار ٹھہریں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اپنے طلبہ کو تعلیماتِ اسلامیہ سے رُوشناس کرانے کی توفیق عطا فرما، دینی مدارِس کے ساتھ تعاوُن کا جذبہ وسوچ عطا فرما، ہمیں اچھے کام کرنے کی سعادت عطا فرما، اور باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو اَور زیادہ فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.